Digitized by Khilafat Library Rabwah

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ ۔ عَسٰٓی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

فون ۲۲۹ — رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۴

روزنامہ الفضل ربوہ

ایڈیٹر مسعود احمد دہلوی

The Daily ALFAZL RABWAH

یوم بدھ — قیمت فی پرچہ ۲۵ پیسے

جلد ۶۴/۲۹ | ۲۶ ربیع الاول ۱۳۹۵ھ ۹ شہادت ۱۳۵۴ھش ۹ اپریل ۱۹۷۵ء | نمبر ۷۸

اخبار احمدیہ

ربوہ ۹ شہادت۔ حضرت سیدہ نواب مبارکہ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی نے آج صبح صحت کے متعلق دریافت کرنے پر فرمایا :۔

کل بہت تکلیف رہی اس وقت طبیعت نسبتاً بہتر ہے۔ نواب محمد احمد صاحب کی طبیعت بھی علیل ہی ہے احباب جماعت بالالتزام دعائیں جاری رکھیں کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے حضرت سیدہ مدظلہا اور محترم نواب محمد احمد صاحب کو صحتِ کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے اور آپکی عمروں میں بہت برکت ڈالے۔ آمین

ربوہ ۹ شہادت۔ حضرت سیدہ نواب مبارکہ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی فرماتی ہیں کہ :۔

مکرم مرزا نسیم احمد صاحب کی طبیعت گو پہلے سے قدرے بہتر ہے مگر ابھی خطرے سے باہر نہیں احبابِ جماعت خاص توجہ اور درد و الحاح کے ساتھ دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ انہیں اپنے فضل سے صحتِ کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے۔ آمین

ارشاداتِ عالیہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

خدا تعالیٰ کا اعلیٰ درجہ کا زندہ اور پیارا نبی ہم صرف ایک وجود کو جانتے ہیں

یعنی وہی نبیوں کا سردار رسولوں کا فخر تمام مرسلوں کا سرتاج جس کا نام محمد مصطفےٰ و احمد مجتبےٰ صلی اللہ علیہ وسلم ہے

"ہم جب انصاف کی نظر سے دیکھتے ہیں تو تمام سلسلۂ نبوّت میں سے اعلیٰ درجہ کا جوانمرد نبی اور زندہ نبی اور خدا کا اعلیٰ درجہ کا پیارا نبی صرف ایک مرد کو جانتے ہیں یعنی وہی نبیوں کا سردار رسولوں کا فخر تمام مرسلوں کا سرتاج جس کا نام محمد مصطفےٰ و احمد مجتبیٰ صلے اللہ علیہ وسلم ہے جس کے زیرسایہ دس دن چلنے سے وہ روشنی ملتی ہے جو پہلے اس سے ہزار برس تک نہیں مل سکتی تھی۔ ۔ ۔ سو آخری وصیت یہی ہے کہ ہر ایک روشنی ہم نے رسول نبی اُمّی کی پیروی سے پائی ہے اور جو شخص پیروی کرے گا وہ بھی پائے گا۔ اور ایسی قبولیت اس کو ملے گی کہ کوئی بات اس کے آگے انہونی نہیں رہے گی۔ زندہ خدا جو لوگوں سے پوشیدہ ہے اُس کا خدا ہوگا اور جھوٹے خدا سب اس کے پیروں کے نیچے کچلے اور روندے جائیں گے۔ وہ ہر ایک جگہ مبارک ہوگا اور الٰہی قوتیں اُس کے ساتھ ہوں گی۔ وَالسَّلَامُ عَلٰی مَنِ اتَّبَعَ الْھُدٰی"

(سراج منیر صفحہ ۸۲)

خاص دعا کی تحریک

(محترم ڈاکٹر صاحبزادہ مرزا منور احمد صاحب)

ربوہ ۔۔۔ بتاریخ ۷ اپریل ۱۹۷۵ء حضرت اقدس خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کو دن بھر بخار رہا اور شام کے وقت انتہائی شدّت کے ساتھ لرزہ طاری ہوگیا جو پون گھنٹے تک رہا۔ یہ تکلیف اِس قدر شدید تھی کہ سانس لینا بھی مشکل ہو رہا تھا۔ اِس لرزہ کے بعد بخار یکدم تیز ہو کر ۱۰۵ ڈگری تک ہوگیا اور رات بارہ بجے بخار کی شدت کم ہوئی۔

۸ اپریل کو صبح بخار نارمل پر آگیا مگر پھر بعد دوپہر بڑھنا شروع ہوا اور ۱۰۲ ڈگری تک چلا گیا۔ خون کے ٹیسٹ کرنے پر جسم میں انفیکشن بھی ثابت ہوئی ہے۔

احبابِ جماعت نہایت درد و الحاح کے ساتھ اپنے پیارے امام کے ملئے دعائیں کریں کہ اللہ تعالیٰ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کو کامل و عاجل شفا عطا فرمائے۔ آمین

بتاریخ ۷ شہادت (۷ اپریل) بروز دوشنبہ سوا نو بجے صبح یوم مسیح موعود علیہ السلام کے سلسلے میں ایک جلسۂ عام لوکل انجمن احمدیہ ربوہ کے زیرِ اہتمام مسجد مبارک ربوہ میں منعقد ہوا (۲۳ مارچ کو موسم کی خرابی کی وجہ سے یہ جلسہ منعقد نہ ہوسکا تھا)۔ صدارت کے فرائض محترم صاحبزادہ مرزا طاہر احمد صاحب نے سرانجام دئے جلسہ میں تلاوتِ قرآن مجید کے بعد جو مکرم قاری محمد عاشق صاحب نے کی مکرم مولوی نصر اللہ خان صاحب ناصر مربّی سلسلہ، محترم چوہدری محمد شریف صاحب فاضل سابق مبلغ بلادِ عربیہ، محترم مولانا عبدالمالک خان صاحب ناظر اصلاح و ارشاد اور محترم مولانا ابوالعطاء صاحب فاضل نے علی الترتیب ذکرِ حبیب۔ تاسیس جماعتِ احمدیہ کا پس منظر۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا عشقِ قرآن اور حضور علیہ السلام کی خدمتِ اسلام کے موضوعات پر نہایت ایمان افروز تقاریر فرمائیں جلسہ میں مکرم رفیق الدین صاحب، محترم چوہدری شبیر احمد صاحب، محترم چوہدری عبدالسلام صاحب اختر اور مکرم رانا نذیر احمد صاحب ظفر نے نظمیں پڑھیں۔ آخر میں صاحب صدر نے تقریر فرمائی۔ بالآخر ساڑھے گیارہ بجے دوپہر اجتماعی دعا کے ساتھ یہ جلسہ اختتام پذیر ہوا۔

(جلسے کی قدرے تفصیلی روداد انشاء اللہ بعد میں پیش کی جائے گی)

خدام الاحمدیہ مرکزیہ کی تربیتی کلاس

خدا تعالیٰ کے فضل و کرم سے خدام الاحمدیہ مرکزیہ کی سالانہ تربیتی کلاس انشاء اللہ العزیز ۱۸ شہادت (اپریل) تا ۲ ہجرت (مئی) ایوانِ محمود ربوہ میں منعقد ہو رہی ہے۔ اس میں ہر ضلع کی کُل مجالس کی نمائندگی لازمی ہے۔ نمائندگان کو تاکید کریں کہ وہ ۱۷ شہادت (اپریل) کو شام تک ایوانِ محمود میں پہنچ جائیں۔ قائد صاحب مقامی کی تصدیقی چٹ ساتھ ہونا ضروری ہے۔ اللہ تعالیٰ آپ کے ساتھ ہو اور بہتر رنگ میں کام کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔

(ناظم اعلیٰ تربیتی کلاس)

پبلشر: مسعود احمد ۔ پرنٹر: سید عبدالحی ۔ مطبع: ضیاء الاسلام پریس ربوہ ۔ مقامِ اشاعت: دفتر الفضل دارالرحمت غربی ربوہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

خطبہ نکاح

خصوصیت سے دعائیں کرو کہ اللہ تعالیٰ ہمیں اور ہماری نسلوں کو ہمت خدمت دین کی توفیق دیتا چلا جائے

ہماری جدوجہد کسی ذاتی یا جماعتی فائدہ کیلئے نہیں بلکہ محض غلبۂ اسلام کے لئے ہے

مورخہ ۲۲ر فتح ۱۳۵۳ ہش : ۲۲ر دسمبر ۱۹۷۴ء بعد نماز ظہر مسجد مبارک ربوہ میں سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مندرجہ ذیل سات نکاحوں کا اعلان فرمایا:-

۱۔ محترمہ صاحبزادی سیدہ امۃ المصور صاحبہ بنت محترم میر سید داؤد احمد صاحب مرحوم و مغفور کا نکاح محترم ڈاکٹر مرزا مغفور احمد صاحب ابن محترم صاحبزادہ مرزا منصور احمد صاحب ناظر اعلیٰ ربوہ کے ساتھ پانچ ہزار روپے حق مہر پر۔

۲۔ محترمہ صاحبزادی نزہت عزیز صاحبہ بنت حضرت مرزا عزیز احمد صاحب رضی اللہ عنہ ربوہ کا نکاح محترم صاحبزادہ مرزا فرید احمد صاحب ابن حضرت مرزا ناصر احمد صاحب خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ بنصرہ کے ساتھ پانچ ہزار روپے حق مہر پر۔

۳۔ محترمہ امۃ المجید شاہدہ صاحبہ بنت مکرم محمد حسن خان صاحب درانی ربوہ کا نکاح محترم صاحبزادہ مرزا لقمان احمد صاحب ابن حضرت مرزا ناصر احمد صاحب خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ بنصرہ کے ساتھ پانچ ہزار روپے حق مہر پر۔

۴۔ محترمہ انیسہ شکور صاحبہ بنت مکرم چوہدری عبدالشکور صاحب ملتان چھاؤنی کا نکاح مکرم صلاح الدین صاحب ایوبی ابن مکرم مصلح الدین صاحب سعدی مرحوم کے ساتھ تین ہزار ایک روپے حق مہر پر۔

۵۔ محترمہ شاہدہ نگہت صاحبہ بنت مکرم مرزا ارشد بیگ صاحب لاہور کا نکاح مکرم منیر الحق صاحب شاہد ابن مکرم مولوی ابوالمنیر نورالحق صاحب ربوہ کے ساتھ آٹھ ہزار روپے حق مہر پر۔

۶۔ محترمہ نویدہ صاحبہ بنت مکرم چوہدری ناصر احمد صاحب ساکن بہلول پور ضلع لائلپور کا نکاح دس ہزار روپے حق مہر پر مکرم نعیم الدین احمد صاحب ابن مکرم چوہدری صلاح الدین احمد صاحب ربوہ سے۔

۷۔ محترمہ بشریٰ بیگم صاحبہ بنت مکرم چوہدری عنایت اللہ صاحب چک ۲۸۹ ج۔ب ضلع لائلپور کا نکاح سات ہزار روپے حق مہر پر مکرم شفقت محمود صاحب ابن مکرم چوہدری محمد اعظم صاحب ساکن سمبڑیال ضلع سیالکوٹ سے۔

خطبہ نکاح ذیل میں درج کیا جاتا ہے۔ (یوسف سلیم انچارج شعبہ زودنویسی ربوہ)

خطبہ مسنونہ کے بعد حضور ایدہ اللہ بنصرہ نے فرمایا:-

دوست جانتے ہیں کہ پچھلے ماہ کی ۲۶ر تاریخ سے مَیں بیمار پڑا ہوں بیماری کے یکے بعد دیگرے دو حملے ہوئے۔ دوسرا حملہ تو پہلے سے بھی زیادہ سخت تھا۔ چنانچہ (WHITE CELLS) وائٹ سیلز جو انفیکشن کی علامت ہوتے ہیں، وہ پہلے حملہ میں گیارہ ہزار اور کچھ سَو تک پہنچے تھے لیکن بیماری کے دوسرے حملے میں اٹھارہ ہزار سے بھی اُوپر نکل گئے۔ ڈاکٹر مجھے اینٹی بائیوٹک قسم کی زہریلی دوائیں دیتے رہے ہیں۔ ان دواؤں کے استعمال کے دوران کل پھر وائٹ سیلز بڑھنے شروع ہو گئے جس سے اس بات کا خطرہ پیدا ہو گیا تھا کہ خدانخواستہ بیماری کا تیسرا حملہ نہ ہو رہا ہو۔ چنانچہ ایک دن کے بعد ہی آج پھر دوبارہ ٹیسٹ کروایا نیز ڈاکٹروں نے ایک دوسری دوائی استعمال کروائی۔ اس سے پہلے کی نسبت کچھ فرق پڑا تو ہے لیکن حالت ابھی معمول پر نہیں آئی۔ ویسے اللہ کا فضل ہے۔ ہم

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ عَلٰی کُلِّ حَالٍ

کہنے والی قوم ہیں۔ قرآن کریم نے ہمیں یہ بتایا ہے کہ انسان خود مریض بن جاتا ہے۔ صحت سے تعلق رکھنے والا کوئی قانون جان بوجھ کر یا بے خیالی میں ٹوٹتا ہے تو انسان بیمار ہو جاتا ہے پھر اللہ تعالیٰ شفا دیتا ہے اسلئے مَیں بھی دعا کر رہا ہوں احباب بھی دعا کریں اللہ تعالیٰ شافی مطلق ہے وہ اپنے فضل سے شفا عطا فرمائے۔

یہ عرصہ جو مَیں نے بیماری میں کاٹا ہے اس میں خلیفۂ وقت ہونے کی حیثیت میں مجھ پر بہت سی موسمی ذمہ داریاں عاید ہوتی ہیں مثلاً جلسہ سالانہ کے انتظامات ہیں، ان کی فکر ہوتی ہے۔ پھر مضامین کی تیاری کا کام ہے۔ اس کے لئے دعائیں کرنی پڑتی ہیں۔ ویسے یہ اللہ تعالیٰ کا بے انتہا فضل ہے کہ وہ ہمیشہ خود ہی مضمون سمجھا دیتا ہے تاہم وہ مضمون کے اصول بتاتا ہے اور چابیاں دیتا ہے پھر انسان کو محنت کرنی پڑتی ہے۔ چنانچہ مَیں کئی سَو حوالے خود ہی نکلواتا ہوں پھر اُن میں سے اپنے مضمون کے مطابق منتخب کرتا ہوں۔ پچھلے سال تو احباب کو یاد ہو گا مَیں نے کہا تھا کہ اتنے حوالے اکٹھے ہو گئے ہیں کہ ان کا پڑھنا مشکل ہو گیا ہے۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

غرض ہر سال ذہن میں ایک مضمون آجاتا ہے۔ مگر اس سال تیاری کا یہ حال ہے کہ ابھی تک ایک مضمون تو واضح طور پر خدا تعالیٰ نے ذہن میں ڈال دیا ہے اور اس کا تعلق

خطبہ عید الاضحیٰ

سے ہے۔ بعد کی تقاریر کا ایک ہیولیٰ سا ہے جو خدا تعالیٰ نے دماغ میں پیدا کیا ہے جسے وہ آہستہ آہستہ ظاہر کر دے گا۔ مگر جو انسان کی کوشش ہے اور جسے ہم تدبیر کہتے ہیں وہ حصہ تو بہرحال خالی ہے۔ خدا تعالیٰ اپنی قدرت سے اس خالی حصے کو بھی بھر دے گا۔ اصل میں تو وہی دیتا ہے اس لئے دوست دعا کریں۔ بڑی ذمہ داری ہے۔ ۲۶ نومبر کے بعد آج پہلے دن باہر نکلا ہوں تو میرے سر میں چکر آرہے ہیں۔ بہت کمزوری محسوس کر رہا ہوں طاقت کا سرچشمہ تو اللہ تعالیٰ ہی کی ذات ہے۔ اسی کی توفیق سے سب کچھ ہو سکتا ہے۔

اس وقت میں سات نکاحوں کا اعلان کروں گا۔ ان میں سے تین کا تعلق حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے خاندان کی نوجوان جسمانی اور روحانی نسل سے ہے اور چار کا تعلق حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی روحانی نسل سے ہے

احباب جانتے ہیں کہ اس وقت جماعت احمدیہ جسے روحانی جنگ کے لئے قائم کیا گیا تھا ایک انتہائی نازک دور میں داخل ہو چکی ہے۔ اس وقت تک یا مجھے یوں کہنا چاہیئے پچھلے جلسہ سالانہ اور اس جلسے کے درمیان بنیادی طور پر حالات بدل گئے اور بعض بنیادی حقائق ہمارے سامنے آئے۔ چنانچہ پچھلے جلسہ سالانہ تک یا اس کے بعد کچھ عرصہ تک جو حقیقت ہمیں نظر آرہی تھی وہ یہ تھی کہ جہاں جہاں احمدیت پہنچی وہاں اُن ملکوں میں ملکی سطح پر جماعت کی مخالفت ہوئی اور جتنی جتنی جماعت بڑھی اُتنی اُتنی مخالفت بھی بڑھتی چلی گئی۔ یہ جماعت احمدیہ کی

نوے سالہ زندگی کی حقیقت

ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام اکیلے تھے۔ آپ کی مخالفت ایک شخص کی مخالفت تھی۔ پھر میں نے بڑا غور کیا ہے اس تاریخی نکتہ پر کہ شروع میں تین چار جگہ پر جماعت احمدیہ قائم ہوئی۔ قادیان اور اس کے ماحول میں، لدھیانہ۔ دہلی اور شاید ایک آدھ جگہ اور ہو۔ ان مقامات پر جماعت احمدیہ کی مخالفت شروع ہوئی۔ پھر جماعت پنجاب میں پھیلنے لگی اور پنجاب میں اس کی مخالفت بھی شروع ہو گئی پھر ہندوستان میں پھیلی تو سارے ہندوستان میں مخالفت شروع ہو گئی ایک مخالفت ہے کفر کے فتووں کی وہ تو اس وقت شروع ہوئی جب

حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے فرمایا

کہ میرا مرید کوئی نہیں تھا مگر میرا گھر کفر کے اُن فتووں سے بھرا ہوا تھا جو علماء نے دیئے تھے۔ میں اس مخالفت کی بات نہیں کر رہا۔ میں اس مخالفت کی بات کر رہا ہوں جس کے ذریعہ غلط باتیں بتا کر لوگوں کو اُکسایا جاتا ہے۔ پھر جماعت باہر نکلی۔ دمشق میں پہنچی جہاں سے ہمارے منیر الحصنی صاحب آئے ہوئے ہیں۔ شروع میں بڑا اچھا زمانہ گذرا۔ لیکن پھر جب دیکھا کہ یہ جماعت بڑی مضبوط ہو رہی ہے تو پھر مخالفت بھی بڑی سخت ہو گئی۔ یہ لوگ جماعت کے ہیرو ہیں جو سالہا سال

سے ان مخالفانہ حالات میں سے گزر رہے ہیں اسی طرح فلسطین (موجودہ اسرائیل) میں جماعت تھی جب وہ مضبوط ہوئی تو وہاں بھی مخالفت ہوئی مصر میں مخالفت ہوئی اور اسی طرح دوسری جگہوں پر بھی جہاں جہاں جماعت قائم ہوئی مخالفت شروع ہو گئی۔ پھر جب یورپ میں جماعت احمدیہ پھیلی تو وہاں بھی مخالفت ہوئی شروع میں صرف عیسائیت کی مخالفت تھی مگر بعد میں یہ عجیب بات نظر آئی ہے کہ عیسائیت کی مخالفت کے ساتھ مسلمان کہلانے والوں کا ایک حصہ بھی شامل ہو گیا۔ چنانچہ عیسائی اور بعض مسلمان سر جوڑ کر ہماری مخالفت کرتے رہے ہیں۔ سوچنے والی بات یہ ہے کہ ان کا آپس میں کیا جوڑ ہے۔ اسی طرح افریقہ ہے۔ وہاں بھی جوں جوں جماعتیں بڑھتی چلی گئیں مخالفت بھی زیادہ ہوتی چلی گئی لیکن جیسا کہ میں نے بتایا ہے یہ ملک ملک کی مخالفت تھی

پچھلے جلسہ سالانہ کے موقعہ پر دُنیا کی آنکھ نے جو چیز پہلی دفعہ محسوس کی وہ یہ تھی کہ (گو جماعت ترقی تو پہلے بھی کر رہی تھی لیکن) اس کی

بین الاقوامی حیثیت

بہت مضبوط ہو گئی ہے اسلئے دُنیا نے یہ سوچا کہ بین الاقوامی کوشش سے جماعت کا مقابلہ کرنا چاہیئے۔ چنانچہ جماعت کے خلاف گزشتہ سال بین الاقوامی طور پر کوششیں اور منصوبے تیار ہوئے اور یہ زمینی مخالفت جب بین الاقوامی سطح پر نمودار ہوئی تو وہ اپنی انتہاء کو پہنچ گئی۔ اس لئے میں کہتا ہوں کہ جماعت احمدیہ اپنی زندگی کے نہایت نازک دور میں داخل ہو گئی ہے۔ ہماری اس جدوجہد جو محض اسلام کے غلبہ کے لئے ہے۔ اس میں ہمارا کوئی ذاتی فائدہ نہیں ہے اور نہ کوئی جماعتی فائدہ ہے۔ غلبۂ اسلام کے لئے جو علامات اور قرائن پیشگوئیوں سے ہمیں معلوم ہوتے ہیں وہ یہ ہیں کہ

تین سو سال کے اندر اندر

غلبۂ اسلام کی انتہائی کامیابیوں کے زمانہ میں جماعت داخل ہو جائے گی ہم کیا ہیں، بس لاشئ محض ہیں۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے فرمایا ہے"

ع وہ ہے میں چیز کیا ہوں بس فیصلہ یہی ہے

ہم تو کوئی چیز نہیں ہیں۔ اصل اسلام ہے اور بانی اسلام حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم ہیں۔

احباب جماعت کو یاد ہوگا میں نے پچھلے جلسہ سالانہ پر کہا تھا کہ اگلی صدی غلبۂ اسلام کی صدی ہے اس کے استقبال کی تیاری کے لئے احباب قربانیاں دیں۔ کیونکہ یہ زمانہ ساری دنیا میں یعنی یورپ میں بھی، شمالی اور جنوبی امریکہ میں بھی، جزائر میں بھی، ایشیا میں بھی، شرق اوسط ہو یا مشرق بعید ہو سب میں اسلام کو غالب کرنے کا زمانہ ہے۔ گویا ۱۳۔۱۴ سال کے بعد جماعت احمدیہ کی زندگی کی دوسری صدی شروع ہونے والی ہے جس کے لئے میں نے کہا تھا کہ اس کے استقبال کے لئے احباب قربانیاں دیں مالی بھی اور دوسری بھی۔ چنانچہ جماعت نے اس تحریک میں بھی حصہ لیا اور اللہ تعالیٰ کے فضل سے بڑی قربانیاں دیں۔ یہ جماعت

بڑی قابلِ رشک جماعت

ہے۔ یہاں بھی اور دوسری جگہوں پر بھی احباب کو خدا کی راہ میں خرچ کرنے کی توفیق ملتی ہے اور انتہائی طور پر مالی قربانی دی جاتی ہے۔ اس کے علاوہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

یہ اَور قربانی بھی ہوتی ہے اور وہ یہ کہ خدا کی راہ میں اموال لُوٹے جاتے ہیں اور غصب کر لئے جاتے ہیں۔ جماعت کو اس سال یہ قربانی بھی دینی پڑی لیکن جماعت نے کس بشاشت کے ساتھ قربانیاں دیں اُن کو ہم نے بھی دیکھا مگر اصل تو وہ بشاشت ہے جسے خدا نے دیکھا کیونکہ وہ علّام الغیوب ہے۔ اس کی نگاہ جو کچھ دیکھ سکتی ہے، انسان تو وہ نہیں دیکھ سکتا اسلئے جماعت بحیثیت جماعت خوش ہے۔ میں بھی خوش ہوں اور آپ بھی خوش ہیں اصل دنیا کی چیزیں تو عارضی ہیں۔ دُنیا کی لذتیں بھی اور اس کے اموال بھی عارضی ہیں۔ دُنیا کی عزتیں بھی اور اس کے اقتدار بھی عارضی ہیں۔ یہاں تو کسی چیز کو پائیداری نہیں۔ پائیداری تو اسی چیز کو حاصل ہے جس کی طرف

ازلی و ابدی طاقتیں رکھنے والا خدا

متوجہ ہو اور جن کا وہ فیصلہ کرے۔

پس خدا نے یہ فرمایا ہے کہ میری توجہ جماعت احمدیہ کی طرف ہے۔ میں اس کے ذریعہ اسلام کو دُنیا میں غالب کروں گا۔ دنیا کہتی ہے یہ ایک مختصر سی جماعت ہے۔ میں اور آپ بھی اس سے انکار نہیں کر سکتے کہ یہ ایک مختصر سی جماعت ہے۔ دُنیا کہتی ہے یہ ایک غریب جماعت ہے اور ہم اس سے بھی انکار نہیں کرتے۔ یہ واقعی ایک غریب جماعت ہے دُنیا کہتی ہے یہ ایک بے بس اور بے کس جماعت ہے۔ ہم اس سے کب انکار کرتے ہیں۔ ہم بھی یہی کہتے ہیں کہ ہم بے کس اور بے بس جماعت ہیں۔ دنیا کہتی ہے یہ اقتدار سے محروم جماعت ہے ہم کہتے ہیں دُنیا درست کہتی ہے کہ جماعت احمدیہ اقتدار سے محروم جماعت ہے۔ لیکن ہم یہ کہتے ہیں کہ جس کے پاس دولت کے خزانے ہیں اور جس کا حکم اس دُنیا میں چلتا ہے اور حقیقی طور پر صاحبِ اقتدار ہے، وہی ہمارا سب کچھ ہے۔ اسی لئے ہم یہ کہتے ہیں

لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ

ہم خدا کے مالک اور صاحب اقتدار ہونے کے جلوے اپنی زندگیوں میں دیکھتے ہیں۔ ہمیں دنیوی اقتدار سے کیا واسطہ۔ ہمیں تو اس قادرِ مطلق خدا نے یہ فرمایا ہے کہ میں اس زمانہ میں مہدی معہود علیہ السلام کی جماعت کے ذریعہ اسلام کو ساری دُنیا میں غالب کروں گا اور یہ کام اُن پیشگوئیوں کے مطابق ہوگا جو صدیوں پہلے سے دی گئی ہیں۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ سے لیکر صلحائے امت نے ہر صدی میں مہدی معہود علیہ السلام کے آنے کی خبر دی ہے۔ پس ان پیشگوئیوں کے مطابق جماعت احمدیہ بحیثیت جماعت خود کو خدا تعالیٰ کی ذات میں فنا کر کے اسلام کو ساری دنیا میں غالب کرے گی۔ انشاء اللہ العزیز۔

غرض ہم بڑے نازک دور میں داخل ہو چکے ہیں اور یہ اگلے سو سال کے اوپر پھیلا ہوا زمانہ ہے جس کے شروع ہونے میں پندرہ سال باقی رہ گئے ہیں۔ یہ اگلی صدی

غلبۂ اسلام کی صدی

ہے۔ غلبۂ احمدیت کی نہیں بلکہ غلبۂ اسلام کی صدی ہے کیونکہ بانیٔ احمدیت نے فرمایا ہے ؎

وہ ہے میں چیز کیا ہوں بس فیصلہ یہی ہے

احمدیت تو کسی مذہب کا نام نہیں اور یہ کوئی حیثیت نہیں رکھتی۔ اصل چیز اسلام ہی ہے۔ حقیقت میں دینِ محمدی ہی ہے جس کی آبیاری کے لئے احمدیت قائم ہوئی ہے۔ پس جب میں غلبۂ اسلام کی صدی کہتا ہوں تو اس سے میرا یہی مقصد ہے کہ حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے دین کا غلبہ ہوگا۔ قرآن کریم کی شریعت کا غلبہ ہوگا۔ اور اس کے لئے اگلی صدی مقرر ہے اگلی صدی ایک نسل کی صدی تو نہیں۔ بلکہ جماعت احمدیہ کے نوجوانوں نے اپنے کندھوں پر اس اگلی صدی کی ذمہ داریوں کے بوجھ کو نسلاً بعد نسلٍ اُٹھاتے چلے جانا ہے اور خدا کی راہ میں قربانیاں دیتے چلے جانا ہے اور

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اسوۂ حسنہ کی پیروی میں

دنیا کو نیک نمونہ دکھاتے چلے جانا ہے تب جا کر ہماری ذمہ داریاں ادا ہونگی اور ہمارا خدا ہم سے خوش ہوگا۔ یہی وہ اصل مضمون ہے جس کی طرف میں اس خطبہ نکاح کے ذریعہ جماعت احمدیہ بالخصوص نوجوانوں کو متوجہ کرنا چاہتا ہوں اسلئے کہ ہر نکاح کے اعلان کے وقت انسان کے ذہن میں دو باتیں آتی ہیں۔ ایک تو یہ کہ ہماری ایک اور نسل جوان ہو گئی جس کے کندھوں پہ بوجھ پڑ رہا ہے۔ اب آئندہ اس نسل نے ذمہ داریوں پُورا کرنا ہے اور دوسرے یہ کہ نکاح کے اعلان کے ساتھ ہی ایک اور نسل کی بنیاد رکھی جا رہی ہے یعنی نکاح کے نتیجہ میں جو بچے پیدا ہوں گے وہ گویا ایک اَور نسل ہوگی۔ اس لئے ایسے موقعہ پر بھی

بڑی دعائیں کرنی چاہئیں

کہ اللہ تعالیٰ ہمیں بھی اور آنیوالی نسلوں کو بھی آخر وقت تک اور مرتے دم تک خدمتِ دین کی توفیق عطا کرتا چلا جائے۔ خدا کرے ہمیں ایسے کام کرنے کی توفیق عطا ہو جو اسلام کو غالب کرنیوالے اور ہمارے لئے اس کی رضا کے حصول کا باعث بننے والے ہوں

پس جیسا کہ میں نے ابھی بتایا ہے نکاح کے موقعہ پر ہم یہی اعلان کرتے ہیں کہ ہماری نسل کا ایک حصہ جوان ہو رہا ہے۔ ہماری جوان نسلوں کو اللہ تعالیٰ خدمتِ دین اور رضائے الٰہی کے حصول کی توفیق دے اور ان کے بعد آنیوالی جس نئی نسل کی آج بنیاد رکھی جا رہی ہے وہ بھی اس کی توفیق پائے۔ آخر نکاح کے بعد ہی بچے پیدا ہوں گے۔ پھر وہ جوان ہوں گے۔ پھر ان کے کندھوں پہ بوجھ پڑیں گے اُن کو بھی اللہ تعالیٰ توفیق عطا کرے کہ وہ خدمتِ دین کی ذمہ داریوں کو بشاشت کے ساتھ ادا کرنے والے ہوں اور اللہ تعالیٰ کی رضا کو زیادہ سے زیادہ حاصل کرنے والے ہوں۔

پس اس بنیادی دعا کے ساتھ میں اس وقت سات نکاحوں کا اعلان کروں گا۔ سب سے پہلے میں اپنی ہمشیرہ امۃ الباسط صاحبہ اور اپنے بہنوئی میر سید داؤد احمد صاحب کی صاحبزادی امۃ المصوّر کے نکاح کا اعلان کرونگا جو عزیزم مکرم مرزا مغفور احمد صاحب کیساتھ پانچ ہزار روپے مہر پر قرار پایا ہے عزیزم مرزا مغفور احمد صاحب مکرم مرزا منصور احمد صاحب کے صاحبزادہ ہیں میں بچی اور ان کی والدہ کی خواہش کے مطابق بطور وکیل نکاح عزیزہ امۃ المصور صاحبہ بنت مکرم میر سید داؤد احمد صاحب مرحوم کے نکاح پانچ ہزار روپے حق مہر پر عزیزم مکرم مرزا مغفور احمد صاحب ابن مکرم مرزا منصور احمد صاحب سے منظوری کا اعلان کرتا ہوں۔

اس کے بعد میں اعلان کروں گا اپنے دو لڑکوں کے نکاحوں کا۔ میرے یہ دو لڑکے باقی رہ گئے تھے۔ الحمد للہ آج ہم انکے نکاحوں کا بھی اعلان کر کے فارغ ہوتے ہیں۔ ایک تو مرزا فرید احمد کا نکاح ہے اور دوسرے مرزا نعمان احمد کا۔ ان کے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

نکاحوں کے حق مہر

بڑی سوچ بچار کے بعد اور کچھ لطیفے اور ہنسی کے بعد ۵۰۰۵ ہزار روپے مقرر ہوئے ہیں۔ میرا چھوٹا بیٹا لقمان تو کہتا تھا کہ میں نے حق مہر ۳۲ روپے ۷۲ پیسے رکھنا ہے لیکن ہم نے سوچا کہ حضرت المصلح الموعود رضی اللہ عنہ اپنے بچوں کا عام طور پر ایک ہزار روپے حق مہر رکھتے رہے ہیں لیکن اب چونکہ بڑی کثرت سے نوٹ شائع ہو گئے ہیں اسلئے اگر اس وقت کے ہزار روپے کے نوٹوں کی قیمت کا آج کے روپے سے مقابلہ کیا جائے تو شاید ہزار ایک لاکھ بن چکے ہوں گے لیکن لاکھ کا عدد انسان کو بہت ڈراتا ہے اسلئے ہم نے کہا کہ اچھا ہم ان دونوں کا ۵۰۰۵ ہزار روپے حق مہر مقرر کر دیتے ہیں" ۔۔۔ ان سب نکاحوں کے ایجاب و قبول کے بعد حضور ایدہ اللہ بنصرہ نے فرمایا۔ "اب ہم ان رشتوں کے بابرکت ہونے کے لئے دعا کریں گے لیکن اس سے قبل میں یہ کہنا چاہتا ہوں اور غالباً پہلے سے یہ ہدایت بھی ہے کہ چھوہارے وہاں تقسیم ہوں جہاں مسجد سے نکلنے کے راستے ہیں۔ مسجد کے اندر تقسیم نہ ہوں اگر دروازوں میں تقسیم کرنا مشکل ہو تو صحن کے باہر والا حصہ ٹھیک ہے۔ آؤ دعا کریں۔"

حضور ایدہ اللہ بنصرہ کی اقتداء میں اس اجتماعی دعا کے ساتھ یہ نہایت بابرکت تقریب اختتام پذیر ہوئی۔

تقریب شادی

ربوہ ۶ر اپریل بعد نماز عصر عزیزہ نصرت جہاں سلمہا اللہ تعالیٰ بنت مکرم چوہدری مولا بخش صاحب فیکٹری ایریا ربوہ کی تقریب رخصتانہ عمل میں آئی عزیزہ نصرت جہاں کا نکاح محترم مولانا عبدالمالک خاں صاحب ناظر اصلاح و ارشاد نے ۹ر فروری کو گیارہ صد روپیہ مہر پر مکرم مولوی عبدالستار خان مربی سلسلہ ابن مکرم مولوی عبدالکریم صاحب خوشاب سے پڑھا تھا۔

تقریب رخصتانہ کا آغاز محترم مولانا ابوالعطاء صاحب فاضل کی صدارت میں تلاوت قرآن پاک سے ہوا جو مکرم حبیب اللہ صاحب احمدی کی مکرم مبارک احمد صاحب نے اس موقع پر سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے چند عارفانہ اشعار خوش الحانی سے پڑھ کر سنائے جس کے بعد محترم صدر مجلس اس رشتہ کے بابرکت ہونے کے لئے اجتماعی دعا کرائی احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ اس رشتہ کو جانبین کے لئے خیر و برکت کا موجب بنائے اور ثمرات حسنہ سے نوازے۔ آمین

(اللہ بخش شاہد ربوہ)

آپ اپنی رقم ۲۱ سال میں
گیارہ گنا کیجئے
۴۹ فیصد سے زائد
بلا ٹیکس منافع
نیشنل ڈپازٹ سرٹیفیکیٹ
بونس ڈپازٹ اکاؤنٹ

■ ملاحظہ کیجئے آپ کا ۱۰۰ روپیہ کس رفتار سے بڑھتا ہے

۲۱ سال میں ۱۱۳۹ روپیہ	۴۹٫۵	فیصد کی شرح سے
۱۴ سال میں ۵۰۶ روپیہ	۲۹	فیصد کی شرح سے
۷ سال میں ۲۲۵ روپیہ	۱۸	فیصد کی شرح سے
۶ سال میں ۲۰۰ روپیہ	۱۶٫۶	فیصد کی شرح سے

■ پورے منافع پر ٹیکس معاف
■ آپ اپنی رقم تین ماہ کے بعد جب چاہیں واپس لے سکتے ہیں۔
■ ایک سال کے بعد روپیہ واپس لینے پر بھی آپ ۸۔۵ فیصد منافع حاصل کر سکتے ہیں

قومی بچت کے مرکز۔ ڈاک خانہ یا بینک میں تشریف لائیے

وطن کے لئے قومی بچت گھر بار کے لئے
NATIONAL SAVINGS

HJR&LC.O.NS 5/75
RIO (K) PID

درخواست دعا

میرے والد صاحب کافی دنوں سے بلڈ پریشر کی وجہ سے بیمار چلے آ رہے ہیں اور مائین ہسپتال کھیوڑہ میں زیر علاج ہیں بعض اوقات کافی تکلیف ہو جاتی ہے۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ انہیں صحت کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے۔ اور ہماری تمام پریشانیوں کو محض اپنے فضل سے دور فرمائے۔ آمین

(محمد اشتیاق انور جاوید ولد صوبیدار راجہ محمد شریف صاحب چک نمبر ۲ ڈیری فارم گجرات)

دعائے مغفرت: میرے والد محترم مولوی ابراہیم صاحب فائق سابق دیہاتی معلم و انسپکٹر تحریک جدید گیارہ مارچ کو اپنے مولائے حقیقی سے جا ملے انا للہ و انا الیہ راجعون ۱۲ر مارچ کو مسجد مبارک کے قریب حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے ازراہ شفقت نماز جنازہ پڑھائی جس کے بعد موصی ہونے کی وجہ سے تدفین بہشتی مقبرہ ربوہ میں عمل میں آئی۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ مرحوم کو اپنی رضا کی جنتوں میں بلند مقام عطا فرمائے۔ پسماندگان کو صبر جمیل عطا فرمائے۔ اور ان کا خود حافظ و ناصر اور کفیل ہو۔ آمین (عبداللطیف ناصر ربوہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

تاجر اصحاب کو حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ کی خصوصی ہدایت

اپنی آمدنی میں اضافے کے نتیجے میں اپنی قربانی کے معیار کو بڑھائیں اور اللہ تعالیٰ کے فضلوں کو جذب کریں

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے جماعتِ احمدیہ کے تاجر اصحاب کو خاص طور پر مخاطب کرتے ہوئے ارشاد فرمایا ہے کہ موجودہ حالات میں جب کہ افراطِ زر کے نتیجہ میں تاجر پیشہ اصحاب کی آمدنیاں بڑھ گئی ہیں انہیں اللہ تعالیٰ کے حضور اپنی قربانیوں کے معیار کو بلند کرنا چاہیئے اور اپنے بجٹ کو بڑھا کر اُسے پورا کرنے کا عزم کرنا چاہیئے۔ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:-

"بعض چیزیں جن کی طرف احبابِ جماعت کو توجہ دلانا ضروری ہے وہ بدلے ہوئے اقتصادی حالات سے تعلق رکھتی ہیں۔ ہر سال بحیثیت مجموعی جماعت کے مالوں میں ہمیں بہت برکت نظر آتی ہے اور تجّار احباب پہلے سے بہت بڑھ چڑھ کر مالی قربانی میں حصّہ لیتے ہیں۔ ان کی آمد میں بھی فرق پڑا ہے۔ پہلے آہستہ آہستہ بڑا تھا لیکن اِس سال قیمتیں بڑھ جانے کی وجہ سے بہت نمایاں فرق پڑا ہے۔ قیمتیں بڑھ جانے کا ایک نتیجہ تو یہ ہے کہ جن لوگوں کی بندھی ہوئی آمدنیاں ہوتی ہیں اُن کو تکلیف ہوتی ہے . . . لیکن اِس تبدیلی سے جو افراطِ زر کے نتیجے میں پیدا ہوتی ہے تجارت پیشہ احباب کی آمدنیاں بڑھ جاتی ہیں۔ ایسے احباب زیادہ تر شہروں میں ہوتے ہیں۔ بہت سے شہر ہیں جہاں کی جماعتیں بڑی قربانی دینے والی ہیں۔ مثلاً کراچی ہے۔ کراچی کی جماعت بحیثیت مجموعی بڑی قربانی دیتی ہے۔ وہاں زیادہ تر تجارت پیشہ احباب ہیں اور بہت سے ملازم بھی ہیں . . . لیکن بعض شہر ایسے بھی ہیں جو سُستی دکھا رہے ہیں . . . ان کو اپنا محاسبہ کرنا چاہیئے اُنہیں باہمی مشورے کرنے چاہئیں۔ اپنے اپنے بجٹ پورا کرنے کا عزم کرنا چاہیئے۔ ان کو اپنی ہمتوں کے بلند کرنے کے فیصلے کرنے چاہئیں۔ ان کے دل میں یہ جذبہ پیدا ہونا چاہیئے کہ وہ بھی اللہ تعالیٰ کے فضلوں کو حاصل کریں گے . . ."

(خطبہ جمعہ مطبوعہ الفضل مورخہ ۱۳ مارچ ۱۹۷۵ء)

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کے اِس ارشاد کے پیشِ نظر تاجر اصحاب کو اپنی ذمّہ داریاں پورے طور پر ادا کرنی چاہئیں اور جو فضل اللہ تعالیٰ نے اُن پر آمدنیوں کے اضافے کے طور پر کیا ہے اس پر پوری شرح کے ساتھ لازمی چندہ جات کی ادائیگی کی طرف توجہ دے کر خدا تعالیٰ کے فضل کو جذب کرنے کی کوشش کرنی چاہیئے۔ اللہ تعالیٰ انکے ساتھ ہو۔

(ناظر بیت المال آمد۔ ربوہ)

اعلانِ نکاح

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ازراہِ شفقت ۲۷ مارچ ۱۹۷۵ء کو نمازِ عصر کے بعد عزیزم لیفٹیننٹ نوید سعید ابن میجر سعید احمد صاحب ملک کے نکاح کا اعلان فرمایا۔ عزیز کا نکاح عزیزہ عقیلہ شمس بنت حضرت مولانا جلال الدین صاحب شمس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ہمراہ مبلغ پندرہ ہزار روپے حق مہر پر قرار پایا ہے۔ دوست دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ یہ تعلق جانبین کے لئے خیر و برکت کا موجب بنائے اور اپنے فضلوں سے نوازے۔ آمین۔

(ملک رشید احمد۔ لاہور)

تبدیل شدہ سوٹ کیس

۲۹ مارچ کو لاہور سے سرگودہا جانے والی یونائیٹڈ بس سے سامان اتارتے وقت ایک سوٹ کیس غلطی سے ربوہ میں اُتر گیا اور اس کی بجائے ربوہ اُترنے والا سوٹ کیس غلطی سے سرگودہا پہنچ گیا۔ جو خاتون ربوہ میں سوٹ کیس کے ساتھ اُتری تھیں وہ سُوٹ کیس کا تبادلہ مندرجہ ذیل پتہ پر کر لیں:-

بشیر احمد ناصر دفتر خزانہ صدر انجمن احمدیہ

جامعہ نصرت ربوہ میں یوم الامّہات کی تقریب

۲۷ مارچ ۱۹۷۵ء بروز جمعرات جامعہ نصرت ربوہ کے ہال میں یوم الامّہات منایا گیا اس تقریب کی صدارت حضرت سیدہ مریم صدیقہ صاحبہ مدظلہا نے فرمائی۔

ساڑھے دس بجے اِس تقریب کا آغاز تلاوت قرآن پاک سے ہوا جو محترمہ امۃ الوہاب صاحبہ ایم۔اے نے کی۔ اس کے بعد مبارکہ انجم صاحبہ لیکچرار اُردو نے یوم الامّہات سے متعلق نظم پڑھی۔ امۃ الحفیظ صاحبہ لیکچرار اُردو اور بیگم رضیہ عاطف صاحبہ لیکچرار عربی نے اپنی تقاریر میں طالبات سے متعلق مسائل، ان کی سیرت و کردار کو بہتر سے بہتر بنانے سے متعلق تجاویز کا ذکر کیا۔ امۃ الکریم صاحبہ لیکچرار اُردو کی نظم کے بعد محترمہ بشریٰ بشیر صاحبہ پرنسپل جامعہ نصرت نے اپنی تقریر میں اُمّہات کو تعاون اور اساتذہ و اُمّہات میں باہم تبادلۂ خیال کی طرف توجہ دلائی۔ اس کے بعد امّہات نے بھی آئندہ نسل کو بہتر بنانے کے لئے کچھ تجاویز پیش کیں۔ اس کے بعد سیشن ۷۶-۱۹۷۵ء کی مجلس اساتذہ و امّہات کا انتخاب عمل میں آیا۔ اساتذہ و امّہات کی متفقہ رائے سے مندرجہ ذیل عہدیداران کا تقرر ہوا۔

صدر :- محترمہ بیگم صاحبہ پیر معین الدین صاحب

سیکرٹری :- محترمہ رضیہ عاطف صاحبہ

نمائندگان اساتذہ :- امۃ الکریم صاحبہ لیکچرار اُردو۔ ادیبہ صاحبہ لیکچرار انگریزی

نمائندگان امّہات :- بیگم چوہدری فرزند علی صاحب۔ محترمہ امۃ العزیز ادریس صاحبہ

انتخاب کے بعد حضرت سیدہ مریم صدیقہ صاحبہ مدظلہا صدر مجلس نے خطاب فرمایا۔ آپ نے اپنے خطاب میں امّہات کو اِس بات کی تلقین کی کہ وہ قرآن مجید کا علم حاصل کرنے کی طرف اپنی بچیوں کو خاص توجہ دلائیں نیز پردہ کی اہمیت بیان کرتے ہوئے آپ نے فرمایا کہ ہمیں اِس سلسلے میں بہترین نمونہ دکھانا چاہیئے۔ نیز آپ نے اساتذہ کو بھی بہترین نمونہ پیش کرنے کی طرف توجہ دلائی کہ وہ طالبات کے لئے ایک معیار ہوتے ہیں۔

ایک بجے کے قریب ہماری یہ مجلس بخیر و خوبی اختتام پذیر ہوئی۔ دعا کے بعد مہمانوں کی تواضع مشروبات سے کی گئی۔

ملک محمد خورشید صاحب ایس۔ڈی۔او (ریٹائرڈ) وفات پا گئے

اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ

بتاریخ ۳/۲۰/۷۵ بوقت دس بجے شب ایک ماہ کی علالت کے بعد ملک محمد خورشید صاحب ریٹائرڈ ایس۔ڈی۔او لاہور میں اپنے داماد ملک محمود احمد خان صاحب کے ہاں وفات پا گئے۔ انّا للہ و انّا الیہ راجعون۔

حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے مرحوم کو تعمیر کمیٹی ربوہ کا پہلا سیکرٹری مقرر فرمایا تھا۔ آپ پنشن کے بعد ساہیوال میں مقیم رہے۔ اب عرصہ تین سال سے لاہور میں مقیم تھے۔ جنازہ ۳/۲۱/۷۵ کو خاکسار اور مرحوم کے داماد ملک محمود احمد خان صاحب اور ملک رفیق احمد صاحب لاہور سے بذریعہ ایمبولینس ربوہ لائے۔ بوجہ موصی ہونے کے بہشتی مقبرہ میں مدفون ہوئے۔ نمازِ جنازہ محترم مولانا ابوالعطاء صاحب نے پڑھائی اور تدفین کے بعد انہوں نے ہی دعا کرائی۔ احباب ملک صاحب مرحوم کے بلندیٔ درجات کے لئے دعا فرماویں۔

(محمد مجید خان ولد ملک محمد خورشید مرحوم ایس۔ڈی۔او۔ ریٹائرڈ)

درخواستِ دعا

جماعتِ احمدیہ لاہور کے مخلص دوست مکرم چوہدری نصیر احمد صاحب الائیڈ سائنٹفک سٹور کچھ دنوں سے بہت بیمار ہیں احبابِ جماعت اور بزرگانِ سلسلہ سے درخواست ہے کہ ان کی صحتِ کاملہ و عاجلہ کے لئے دردِ دل سے دعا فرمائیں۔

خاکسار عطاء اللہ کیانی
دفتر الفضل ربوہ

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴